حضرت مولانا احمد علی لاہوری، قائدِ ملّت حضرت مولانا مفتی محمود، حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی، امیرِ شریعت حضرت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری، مشہور مناظر مولانا لال حسین اختر وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے اکابر علماء ومشائخ سے بھرپور استفادہ کیا اور آپ اس پر فخر فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ایسی جامع شخصیات سے تلمذ ونسبت حاصل ہے۔ بالخصوص اپنے استاذ وشیخ حضرت مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہٗ سے زیادہ استفادہ کیا، آپ خود فرماتے ہیں کہ: ''بندہ بھی بیس سال سے زیادہ عرصہ حضرت کی خدمت میں بطور خادم رہ چکا ہے، کئی اسفار میں ان کی خدمات سرانجام دینے کا شرف حاصل ہے''۔ اپنے استاذ ومخدوم زادہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہم العالی جو آپ کے ہم سبق اور قریبی دوست ہیں کے لیے بہت دعائیں فرماتے۔

اپنے اساتذہ ومشائخ کا تذکرہ بہت ادب واحترام اور عقیدت ومحبت کے ساتھ فرماتے، اُن کے تذکرہ پر قلب کی حالت کیسی ہوتی تھی؟ خود فرماتے ہیں کہ: ''اسلاف کرام، بزرگانِ دین اور خصوصاً اپنے مشفق اساتذہ کرام کے سوانح وتراجم سے خدام ووابستگانِ عقیدت کے پژمردہ قلوب میں نشاط وانبساط کی کیفیات پیدا ہو جاتی ہے

اعد ذكر نعمان لنا ان ذكره
هو المسك ما كررته يتضوع

(ہمارے لیے نعمان بن ثابت کا ذکر بار بار کریں، بے شک ان کا تذکرہ مشک ہے جتنا بار بار کرو گے تو خوشبو پھیلے گی۔)

کبھی جب ذکر چھڑ جاتا ہے ان کا
زبان دو دو پہر ہوتی نہیں بند

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ صاحب کو اپنے اساتذہ ومشائخ کی پُرخلوص خدمت اور جوتیاں سیدھی کرنے کی برکت سے مخدومیت کا تاج پہنایا، کہ آج پورے عالم میں علمائے کرام، مشائخِ عظام اور مجاہدینِ اسلام ان کی وفات پر اپنے آپ کو یتیم محسوس کر رہے ہیں۔

شیخ کا انداز بیان

حضرت کا علمی حلقوں میں درسِ حدیث اور اندازِ بیان بہت مشہور تھا جو عالمانہ، مؤرخانہ، محققانہ، فقیہانہ، حکیمانہ اور عارفانہ ہوتا تھا۔ طویل عرصہ حدیث شریف کی تدریس میں گزارا، علمِ حدیث کی خدمت اور بے پناہ شغف نے آپ کو عالمِ اسلام میں ''شیخ الحدیث'' کے لقب سے مشہور کر دیا تھا۔ آپکے پاکستان اور افغانستان میں ہزاروں تلامذہ

ہیں جن میں حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہم (امیر جمعیت علماءِ اسلام ف) جیسے حضرات بھی شامل ہیں۔

جہاد میں علمی حصہ

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ میدانِ جہاد میں بھی شہادت کی تمنا لے کر عملاً حصہ لیتے رہے، چنانچہ خود فرماتے ہیں کہ: ''بچپن ہی سے جہاد کی طرف رغبت تھی، لیکن حرکۃ المجاہدین کی ترغیب ہی پر ربّ العالمین نے مجھے جہاد افغانستان میں (روس کے خلاف) حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائی، اسی طرح جہاد کشمیر میں اس مبارک جماعت کی برکت سے ہمیں کچھ نہ کچھ حصہ نصیب ہوا''۔ آپ کی مجالس میں جہاد کا ذکر ضرور ہوتا تھا، مجاہدینِ اسلام کی رہنمائی و سرپرستی اور ان کی مکمل تائید وحمایت فرماتے اور ان کے لیے دُعائیں بھی فرماتے تھے۔

ملک میں نفاذ اسلامی نظام، تحفظ ختمِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم، تحفظ ناموسِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، تحفظ مدارسِ دینیہ، دفاعِ اکابر واسلاف، الغرض ہر محاذ پر آپ کی عظیم خدمات نظر آتی ہیں، عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کی سرپرستی بھی فرماتے رہے۔

یہ مختصر تحریر حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمات وکمالات کا احاطہ نہیں کر سکتی، اُمید ہے کہ محبی ومشفقی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہم حسبِ روایت حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے تذکرہ وسوانح، خدمات و واقعات اور علمی فیوضات و ملفوظات پر مشتمل خاص شمارہ شائع کریں گے تاکہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے سنہری کارناموں اور علمی و دینی خدمتوں سے عامۃ الناس کو واقفیت ہو۔ قارئین سے دُعائے مغفرت و بلندیٔ درجات اور مسنون طریقہ پر ایصالِ ثواب کی درخواست ہے۔

قرنها بایدکه تایك مرد حق پیدا شود
بایزید اندر خراسان یا اویس اندر قرن
سالها باید که تا یك سنگ اصلی ز آفتاب
لعل گردد دربدخشان یا عقیق اندریمن